



سوال

(42) قرآن مجید کی تلاوت کے بعد ”صدق اللہ العظیم“ کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قرآن کریم کی تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد ”صدق اللہ العظیم“ کہنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس کلمہ کو کثرت کے ساتھ لوگ استعمال کرنے لگے ہیں لیکن سچی بات یہ ہے کہ اس مقام کے پڑھنے کے لیے اہل علم کو اس کی کوئی دلیل نہیں ملی لہذا اسے معمول نہیں بنا بنا چاہیے کیونکہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں داخل ہے:

«مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ زَوْرٌ» (صحیح مسلم الاقضية باب نقض الاحکام الباطلة الخ حدیث 1718)

”جو شخص کوئی عمل ایسا کرے جس کے بارے میں ہمارا امر نہیں تو وہ (عمل) مردود ہے“

اس کلمہ کا استعمال اگر بدعت نہیں تو بدعت کے مشابہ ضرور ہے خصوصاً جب کہ اسے ہر قراءت کے بعد پڑھا جائے لیکن بعض لوگ تو اس کے اس قدر عادی ہو گئے ہیں کہ وہ نماز میں اسے پڑھنے لگے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ سے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سلف یا سلف امت سے ہر گز ثابت نہیں کہ وہ قرآن مجید کی تلاوت سے فارغ ہونے ”صدق اللہ العظیم“ پڑھتے ہوں لوگوں میں اس کلمہ کا عام اور مشہور ہونا اور بعض لوگوں کا اسے مستحسن سمجھنا اس کے مشروع یا مستحسن ہونے کے لیے کافی نہیں ہے البتہ تلاوت کے دوران میں اگر کوئی تعجب انگیز مقام آئے اور انسان کتاب اللہ کی تعظیم کے پیش نظر بعض اوقات یہ کہہ دے کہ ”صدق اللہ العظیم“ تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن ہر تلاوت سے فراغت کے وقت اسے معمول بنالینے کا کوئی ثبوت نہیں ہے جیسا کہ تتبع اہتمام اور اہل علم کے ساتھ مذاکرہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔

حذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ

ج 4 ص 46

محدث فتویٰ